عالم عرب کے اُفق پر اسلام پسندوں کا طلوع ہوتا ہوا سورج

کھول آنکھ، زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
"مغرب" سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

الحمدللہ سرزمین عرب جو دہائیوں سے اشتراکیت' آمریت اور فوجی مارشل لاؤں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی اور اس پر جبر وبربریت وظلم ستم کی سیاہ رات نے اپنے بال بکھیرے ہوئے تھے۔ عرب عوام کے ہونٹوں پر اکیسویں صدی میں بھی سکوت کی مہر لگادی گئی تھی۔ سیاسی آزادی' اظہار رائے' احتجاج اور جلسے جلوس منعقد کرنا تو کجا ان کے افکار ونظریات پر بھی پہرے بٹھائے گئے تھے۔ اسلامی اور دینی عرب مفکرین' دانشور' شاعروں' ادیبوں کے قلم زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اخوان المسلمون سمیت تمام دینی جماعتیں کالعدم قرار دی گئی تھیں۔ الغرض نااہل ظالم حکمرانوں نے عالم عرب کو ایک ایسی بڑی جیل بنادیا تھا جہاں پر قیدی چل پھر اور کھا پی سکتے ہیں لیکن صدائے حق بلند کرنا اور جرات اظہار کرنا ان کیلئے بغاوت کے زمرے میں آتا تھا۔ لیکن بالآخر خونِ شہیداں رنگ لایا' نعرہائے اللہ اکبر سے آمریت کا قصر اور جبر کی ساری زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ تیونس جو اس انقلاب کی ماں ثابت ہوئی' وہاں پر تحریک نہضتِ اسلامی بھرپور انداز سے کامیاب ہوئی' پھر مراکش کے سیکولر ماحول میں اسلام پسندوں کا قافلہ بڑی شان کے ساتھ ٹھہرا اور مراکش میں اسلام پسند جماعت "انصاف وترقی" نے الیکشن میں بڑی کامیابی حاصل کی اور خصوصاً مصر میں تو اخوان المسلمون کی نئی پارٹی حزب "الحریۃ والعدالۃ" اور سلفی جماعت نے واضح اکثریت حاصل کرلی ہے۔ مغربی مفکروں نے ایک سازش کے ذریعے اسے عرب اسپرنگ (بہار) قرار دیا' حالانکہ یہ انقلاب اور آزادی کی تحریک خالصتاً اسلام کی بہار بن کر ثابت ہوئی ہے۔ الحمدللہ عالم عرب اپنے اصل دین اور اسلامی روح کی جانب [illegible] پڑے ہیں' حالانکہ ان تیس چالیس سالوں میں نئی نسل مکمل مغربیت اور سیکولرازم کے سانچوں میں زبردستی ڈھال دی گئی تھی لیکن اسی جدید نسل نے نہ صرف کامیاب بغاوت کی بلکہ الیکشن میں بھی اسلام پسندوں کو بھرپور طور سے کامیاب کرایا۔ پھر ان تمام ممالک میں دینی جماعتوں نے بڑے تدبر' ہوش مندی اور وسعت ظرفی سے کام لیا اور اب حکومت سازی کے مشکل مراحل بھی کامیابی سے طے کرکے اصل اہداف کی طرف جارہے ہیں' ان کے سامنے ترکی کا رول ماڈل ہے جہاں پر اسلام پسند جماعت نے الیکشن میں کامیابی کے بعد بڑی حکمت کیساتھ آہستہ آہستہ اسلامی نظام کے قیام اور دینی معاشرے کی تشکیل کی جانب بڑھنا شروع کیا ہوا ہے۔ ایک اہم نکتہ تو اس انقلاب سے مترشح ہوا ہے کہ عالم عرب اور ترکی میں یہ سب تبدیلیاں امریکی' مغربی مظالم اور اسلام کے خلاف مسلسل منفی پروپیگنڈوں کے ردعمل کے طور پر پیدا ہوئی ہیں۔ اگر امریکہ اور مغرب کی اسلام کے خلاف یہی روش جاری رہی تو وہ دن دور نہیں جب پورا عالم اسلام ایک بار پھر نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر مدینہ منورہ کی فلاحی واسلامی سلطنت کی جانب آہستہ آہستہ ڈھلنے لگ جائیگا۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے